اسقاط حمل

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری بیوی کوپہلے ماہ کا حمل ہے میں کچھ گھریلو مجبوریوں کی وجہ سے حمل گروانا چاہتا ہوں کیاپہلے ماہ کا حمل گروانا صحیح ہوگا۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

گھریلو مجبوریوں سے مراد اگر تومعاشی تنگی ہے توپھر اسقاط حمل ایک حرام عمل ہے کیونکہ رزق کی ذمہ داری اللہ پر ہے وہ ہر نفس کورزق مہیا کرتا ہے۔ اس سلسلے میں سعودی عرب کی کبار علماء کی کمیٹی نے درج ذیل فتویٰ صادر فرمایا ہے۔ :1- مختلف مراحل میں اسقاط حمل جائزنہیں لیکن کسی شرعی سبب اوروہ بھی بہت ہی تنگ حدود میں رہتے ہوئے۔ 2-جب حمل پہلے مرحلہ میں ہوجوکہ چالیس یوم ہے اوراسقاط حمل میں کوئی شرعی مصلحت ہویا پھر کسی ضرر کودور کرنا مقصود ہوتواسقاط حمل جائزہے، لیکن اس مدت میں تربیت اولاد میں مشقت یاان کے معیشت اورخرچہ پورانہ کرسکنے کے خدشہ کے پیش نظر یاان کے مستقبل کی وجہ سے یا پھر خاوند بیوی کے پاس جواولاد موجود ہے اسی پراکتفا کرنے کی بنا پراسقاط حمل کروانا جائزنہیں۔ 3-جب مضغہ اورعلقہ (یعنی دوسرے اورتیسرے چالیس یوم) ہوتواسقاط حمل جائزنہیں لیکن اگر میڈیکل بورڈیہ فیصلہ کرے کہ حمل کی موجودگی ماں کےلیے جان لیوا ہے اوراس کی سلامتی کےلیے خطرہ کا باعث ہے توپھر بھی اس وقت اسقاط حمل جائزہوگا جب ان خطرات سے نپٹنے کےلیے سارے وسائل بروے کارلائیں جائیں لیکن وہ کارآمد نہ ہوں۔ 4-حمل کے تیسرے مرحلے اور چارماہ مکمل ہوجانے کے بعد اسقاط حمل حلال نہیں ہے لیکن اگر تجربہ کاراورماہر ڈاکٹر یہ فیصلہ کریں کہ ماں کے پیٹ میں بچے کی موجودگی ماں کی موت کا سبب بن سکتی ہے، اوراس کی سلامتی اورجان بچانے کےلیے سارے وسائل بروئے کارلائے جاچکے ہوں، تواس حالت میں اسقاط حمل جائزہوگا۔ ان شروط کے ساتھ اسقاط حمل کی اجازت اس لیے دی گئی ہے کہ بڑے نقصان سے بچاجاسکے اور عظیم مصلحت کوپایا جاسکے. (دیکھیں: فتاوی الجامعۃ: 1056/3) ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ